بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

نمبر ۵۲/۱۷ ۔ ۲۲ امان ۱۳۴۲ ہش ۔ ۲۵ شوال ۱۳۸۲ھ ۔ ۲۲ مارچ ۱۹۶۳ء ۔ نمبر ۶۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۱ مارچ بوقت ۸½ بجے صبح

کل شام حضور کو کچھ بے چینی کی تکلیف اور حرارت ہوگئی۔ رات بھی حرارت رہی۔ اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”کوئی جماعت، جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہ دیں“

ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور اس کے ساتھ محبت اور ملائمت سے برتاؤ کرے

”اصل بات یہ ہے کہ اندرونی طور پر ساری جماعت ایک درجہ پر نہیں ہوتی۔ کیا ساری گندم تخم ریزی سے ایک ہی طرح نکل آتی ہے۔ بہت سے دانے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ضائع ہو جاتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو چڑیاں کھا جاتی ہیں۔ بعض کسی اور طرح قابل ثمر نہیں رہتے۔ غرض ان میں سے جو ہونہار ہوتے ہیں۔ ان کو کوئی ضائع نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ کے لئے جو جماعت تیار ہوتی ہے وہ بھی کنزرع ہوتی ہے اسی لئے اس اصول پر اس کی ترقی ضروری ہے۔ پس یہ دستور ہونا چاہیئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے۔ یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچائے یا اس کو ڈوبنے دے۔ اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے تعاونوا علی البر والتقوٰی کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت، جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہؓ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو۔ کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔ دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہیئے بلکہ اجماع میں چاہیئے کہ قوت آجاوے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ذرا ذرا سی بات پر اختلاف پیدا ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مخالف لوگ جو ہماری ذرا ذرا سی بات پر نظر رکھتے ہیں معمولی باتوں کو اخباروں میں بہت بڑی ابتلا کر کے پیش کر دیتے ہیں اور خلق کو گمراہ کرتے ہیں۔“ (الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء)

مشخصہ بجٹ کی سو فیصدی ادائیگی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اظہار خوشنودی

گزشتہ سال انصار اللہ کی جن مجالس نے مشخصہ بجٹ سو فیصدی ادا کر دیا تھا ان کے نام حضور اقدس کی خدمت میں پیش کئے گئے تھے۔ حضور نے ان مجالس کے عہدیداران اور اراکین کے لئے دعا فرمائی اور فرمایا جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی علالت

ربوہ ۲۱ مارچ۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری گزشتہ پانچ روز سے بہت بیمار ہیں۔ آپ کو بخار کی شکایت ہے اور نقاہت بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کی طبیعت بھی اعصابی تکلیف کے باعث ناساز ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا صاحب اور آپ کی اہلیہ صاحبہ کو صحت یاب فرمائے۔ آمین

”یوم مسیح موعود“ ۳۱ مارچ کو ہوگا

جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اصولی منظوری کے ماتحت یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ چونکہ ”یوم مسیح موعود“ مجلس مشاورت کے دنوں میں آرہا ہے اور مرکزی عہدیداران اور جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان اور نمائندگان مشاورت میں مصروف ہوں گے۔ اس لئے ”یوم مسیح موعود“ بروز اتوار ۳۱ مارچ کو منایا جائے۔

جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان کو چاہیئے کہ اس دن کی اہمیت کے پیش نظر اس تقریب کو عملی جامہ پہنائیں۔ اور نظارت ہذا میں رپورٹیں بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ مارچ ۶۳ء

ہماری مجلس مشاورت

جماعتِ احمدیہ کی مجلس مشاورت کا قیام بھی سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک عظیم الشان کارنامہ ہے جس کی نظیر پہلے کسی اسلامی کہلانے والی جماعتوں میں نہیں ملتی۔ ہر سال مارچ یا اپریل میں تمام جماعتوں کے منتخب نمائندے مرکز میں جمع ہو کر بعض ضروری انتظامات اور دیگر مسائل پر غور کر کے کثرت رائے سے مشورہ پیش کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے یقیناً اللہ تعالےٰ کی رہنمائی میں اسلامی مشاورت باہمی کے ایسے چراغ روشن کر دئے ہیں کہ اگر جماعتِ احمدیہ ان کی روشنی میں چلتی رہے تو دنیا کے سامنے اسلامی طرز شوریٰ کا ایک قابلِ تقلید نمونہ رکھ سکتی ہے۔ اس مشاورت میں اگرچہ ہر نمائندہ کو ہر مسئلہ پر اظہار رائے کا حق ہے لیکن اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت کی تربیت اس طرح سے ہوئی ہے کہ بحث میں حصہ لینے والے اسلامی تقویٰ کی حدود کی خلاف ورزی کے کبھی مرتکب نہیں ہوتے اور کارروائی کے دوران ایوان پر نہایت سنجیدگی اور ذمہ داری کا عالم چھایا رہتا ہے اور کبھی ایک بار بھی ایسا دیکھنے میں نہیں آیا کہ محض نوک جھونک میں وقت ضائع کرنے کی کسی نے کوشش کی ہو۔ تمام کاروبار شروع سے لیکر آخر تک نہایت سکون سے سر انجام دیا جاتا ہے اور جو قواعد کثرت رائے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی آخری منظوری سے پاس کئے جاتے ہیں وہ اس وقت تک قابلِ پابندی سمجھے جاتے ہیں جب تک پھر مجلس شوریٰ ہی ان کو منسوخ نہ کرے یا ان میں کوئی ترمیم نہ کرے۔

اس سے جماعتی نظام میں ایک ہمواری اور مضبوطی جو پیدا ہوتی ہے وہی آخر میں اس جماعتی نظم و نسق کی وجہ ہے جس نظم و نسق کے لئے جماعتِ احمدیہ اپنوں اور غیروں میں تعریف کی مستحق قرار دی جاتی ہے۔ دراصل یہی چیز جماعت کے حسن نظام کی ذمہ دار ہے اور جس نہج پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کو پروان چڑھایا ہے اس سے جماعتی وقار کے اضافہ میں بڑی مدد ملی ہے۔

امسال بھی حسب معمول ۲۲، ۲۳ اور ۲۴ مارچ کے ایام مجلس مشاورت کے لئے مختص ہوئے ہیں تمام جماعتوں کے نمائندے مرکز میں شمولیت کے لئے آ رہے ہیں۔ ہمیں یقین واثق ہے کہ ہمیشہ کی طرح نمائندگان مجلس شوریٰ کے وقار کو قائم رکھتے ہوئے اور تقویٰ سے کام لیتے ہوئے ایجنڈا کی تکمیل میں حصہ لیں گے اور خالص سلسلہ کے مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی آراء کو ذاتی یا دنیوی ملونی سے پاک رکھیں گے۔ اگرچہ ہر نمائندہ اپنے اس فرض کو اچھی طرح جانتا ہے تاہم مومن کو ہر وقت ہوشیار اور چوکس رہنا چاہیئے تاکہ کسی کی ذرا سی بے احتیاطی سے اس عظیم الشان ادارہ کی شہرت پر حرف نہ آئے۔

جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی

جماعتِ احمدیہ اپنی بساط بھر تمام دنیا میں اسلامی مشن کھول کر تجدید و احیائے دین اور تبلیغ و اشاعت کا کام کر رہی ہے اور اس کے مقابلہ میں مسلمہ طور پر کوئی اسلامی کہلانے والی جماعت اس کے پاسنگ بھی کام کر کے نہیں دکھا سکی۔ البتہ بعض افراد انفرادی طور پر اشاعتِ اسلام کے فریضہ کی اہمیت کو سمجھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ مغربی ممالک میں خاص کر اسلام کا صحیح چہرہ دکھایا جائے اور بعض لوگ واقعی انفرادی طور پر کچھ کام کر بھی رہے ہیں اور ہم ایسے لوگوں کی قدر کرتے ہیں۔ تاہم یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایک چنا پہاڑ نہیں ڈھا سکتا۔ ایسے مخلص لوگ تنہا زیادہ کام نہیں کر سکتے اور کوئی مسلمانوں کی جماعت یا حکومت ایسی نہیں ہے جو ان کی پشت پناہی کرے اسلئے وہ چند ہی سالوں میں بددل ہو جاتے ہیں اور مسلمانوں کی بے حسی پر آنسو بہاتے ہوئے گوشہ گیر ہو جاتے ہیں۔

یہ تو ان لوگوں کا ذکر ہے جو حقیقت میں اسلام کا درد رکھتے ہیں ان میں سے بعض ایسے لوگ ہیں جو احمدیت کی کامیابیاں دیکھ کر دل میں حسرت لے کر کڑھتے ہیں اور وہ اور نہیں تو اپنے بھائیوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے جماعتِ احمدیہ کی مساعی کو ناکام بنانے کی کوشش کرتے ہیں یا اپنے لوگوں کو جماعتِ احمدیہ کی مساعی کو چھوٹا کر کے دکھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور بعض افراد اور جماعتیں تو ایسی ہیں جو غیر اسلامی ممالک میں احمدیوں کی کامیابی کو برداشت نہیں کر سکتیں اور وہاں جا کر بھی بجائے غیر مسلموں میں اسلام کی تبلیغ کرنے کے احمدیوں ہی سے الجھنے لگتے ہیں اور ان کی مساعی میں دخل اندازی شروع کر دیتے ہیں اور جب اس میں بھی ناکام ہوتے ہیں تو اپنی بہادری جتانے کیلئے افسانہ طرازی کر کے مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس قسم کے لوگوں میں ہی شاید ایک ڈاکٹر یوسف الشواربی پروفیسر قاہرہ یونیورسٹی ہیں۔ ان کے ایک مضمون "قادیانیت اور بہائیت امریکہ میں" کا اردو ترجمہ شہاب کی ایک حالیہ اشاعت میں شائع کیا گیا ہے۔ یہ مضمون کیا ہے دراصل انہوں نے امریکہ میں احمدیت کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرنے کے بہانے سے جھوٹوں کا ایک پلندہ تیار کیا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"مجھے یہ دیکھ کر بڑا رنج ہوا کہ وہاں کے اکثر مسلمان بالخصوص امریکی نو مسلم حضرات کے دلوں میں قادیانی سرگرمیوں کی وجہ سے اسلام کے متعلق مختلف غلط فہمیاں پھیل رہی ہیں۔

چنانچہ ہم نے ایک جلسہ عام کا انتظام کیا۔ اسی اثناء میں قادیانی سربراہ نے مجھے اپنے ہاں آنے کی دعوت دی۔ میں نے یہ دعوت اس شرط پر قبول کر لی کہ وہ اپنے تمام متبعین کیساتھ ہمارے جلسہ میں شریک ہوں گے اور وہاں ایک دوستانہ فضا میں قادیانی دعوت پر بحث و مباحثہ ہوگا۔ یہ شخص خود یہ دعویٰ کیا کرتا تھا کہ اسنے قادیانیت کی طرف کبھی دعوت نہیں دی بلکہ وہ تو ہمیشہ اسلام کی سیدھی سادھی تعلیمات کی طرف بلاتا رہا ہے۔

ہم نے کوئی چار گھنٹے کے قریب علی الاعلان اس موضوع پر بحث کی اور یہ بات صاف صاف بیان کر دی کہ قادیانی مذہب اسلام کے اس تصور کے خلاف صلاحیہ بغاوت ہے جس پر پوری امت کے اصحاب علم متفق ہیں اور یہ کہ قادیانیت ان فاسد عقائد پر مشتمل ہے جن کا دین اسلام سے ذرہ برابر تعلق نہیں۔

اس اجتماع کے بعد بہت سے قادیانی حضرات نے اپنے فاسد عقائد سے توبہ کر لی اور اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر سان فرانسسکو میں ایک اسلامی ثقافتی مرکز کی داغ بیل ڈالی۔

قادیانی مرکز کے سربراہ کو انہوں نے اپنے ساتھ شریک کرنے سے انکار کر دیا۔ بالآخر اسے یہ تصریح کرنی پڑی کہ وہ آئندہ سوائے اسلام کے اور کسی چیز کی دعوت نہ دے گا۔ اور آج کے بعد قادیانیت کا نام تک نہ لے گا۔ اور پاکستان میں قادیانی مرکز سے اپنا کوئی تعلق باقی نہ رکھے گا۔

ان تصریحات کے بعد میں نے انہیں یہ مشورہ دیا کہ اس شخص کو اپنی سرگرمیوں میں شریک تو کر لیا جائے لیکن نماز میں امام نہ بنایا جائے۔ مجھے امید ہے کہ اس شخص نے اپنا وعدہ پورا کیا ہوگا۔ بعض حضرات تو اس شخص کی نئی تنظیم سے وابستہ رہنے ہی پر معترض تھے۔ لیکن میں نے انہیں یہ کہہ کر خاموش کرایا کہ "ان صدق" اگر سچا ہے تو فلاح پائے گا۔ لیکن اگر اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا تو آپ کو اس شخص سے قطع تعلق کرنے کا پورا اختیار ہوگا"۔

(شہاب ۳/۱۶۳ - ۱۳، ۱۴)

یہ افسانہ طرازی کرنے کے بعد یوسف الشواربی صاحب احمدیت کے متعلق اپنی معلومات سے پردہ اٹھاتے ہیں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"۱۸۷۶ء میں اس کے والد بیمار ہوئے تو غلام احمد نے دعویٰ کیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی بصاز مغرب میرے باپ کی موت کی خبر دی ہے مسلمانوں نے ان فاسد خیالات پر اسکی خبر لی تو یہ لدھیانہ چلا آیا اور اپنے مسیح منتظر ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ علماء نے بڑی سختی سے اس کے بے بنیاد دعووں کا ابطال کیا۔

پھر غلام احمد نئے دعوے کرتا ہوا دہلی چلا آیا یہیں اسنے جہاد کے منسوخ ہو جانے کا اعلان کیا۔ ۱۸۹۸ء میں اسنے ایک فتوے کے ذریعے اپنے متبعین کو غیر قادیانی حضرات سے شادی بیاہ کرنے سے روک دیا۔ اسی سال قادیان میں قادیانی فکر کا ایک مدرسہ کھولا گیا۔

۱۹۰۱ء میں قادیانیوں کی مردم شماری کی گئی اور ان کے نام باقاعدہ ریکارڈ میں رکھے گئے۔ اس کا بیٹا محمود دلپذیر کہتا ہے۔

"یہ سال قادیانی حضرات اور عام مسلمانوں میں تفریق کا سال تھا"۔

۱۹۰۲ء میں اسنے اپنے مذہب کی دعوت و تبلیغ کے لئے اردو اور انگریزی میں ایک رسالہ "الادیان" (ریویو آف ریلیجنز) جاری کیا۔

۱۹۰۷ء میں پنجاب میں ایک انقلابی تحریک اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس موقع پر غلام احمد قادیانی نے استعمار پسند حکومت ہی کا ساتھ دیا اور اپنے متبعین کو بھی گورنمنٹ کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ۱۹۰۸ء میں یہ شخص انتقال کر گیا"۔ (ایضاً)

لطف یہ ہے کہ اس قسم کی اپنی لاجواب معلومات بیان کرنے کے بعد آخر میں الشواربی صاحب اپنے ہتھیار رکھ دیتے ہیں اور حسرت کے ساتھ لکھتے ہیں کہ:۔

"یہ حقیقت ہے کہ قادیانی ایک منظم اور فعال جماعت ہے اور اپنی دعوت کی اشاعت میں بڑی فراخدلی کے ساتھ خرچ کرتی ہے ہمیں بھی ان کی کوششوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس قسم کے رسائل بکثرت شائع کرانا چاہیئے"۔

یہ ادارتی نامکمل رہ جائیگا اگر ہم یوسف الشواربی صاحب کی عظیم "گپ" کا ذکر نہ کریں جو انہوں نے احمدیت کے بارے میں مضمون کے حصہ کے آخری پیرا میں ماری ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہمیں گزشتہ چند سالوں میں لندن میں اپنی اقامت کے دوران اس چیز کا گہرا تجربہ ہوا ہے کہ لندن کے نواحی علاقے

(باقی صفحہ پر)

شذرات

● اللہ تعالیٰ کی ہستی پر زندہ ایمان کیسے حاصل ہے؟

اللہ تعالیٰ کی ہستی کا علم ہی تمام اسلامی اعمال و کردار کی بنیاد ہے۔ یہ علم و یقین جتنا مستحکم ہوتا چلا جائے گا اتنا ہی انسان زیادہ ذوق و شوق کے ساتھ خدا اور اس کے رسولؐ کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق پا سکے گا۔ مودودی صاحب علم دین اور اسلامی اعمال و کردار کو اختیار کرنے اور اسے رائج کرنے کے بہت بڑے دعویدار ہیں آیئے دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کا علم اور معرفت رکھنے کے معاملہ میں آپ کی کیا کیفیت ہے آپ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

”خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق زیادہ سے زیادہ جو کچھ آدمی کے امکان میں ہے وہ صرف اسی قدر ہے کہ آثارِ کائنات پر غور کر کے یہ نتیجہ اخذ کر سکے کہ خدا ہے اور اسکے کام شہادت دیتے ہیں کہ اسکے اندر یہ صفات ہونی چاہئیں۔ یہ نتیجہ بھی علم کی نوعیت نہیں رکھتا بلکہ صرف ایک عقلی قیاس اور گمانِ غالب کی نوعیت رکھتا ہے۔ اس قیاس اور گمان کو جو چیز پختہ کرتی ہے وہ یقین اور ایمان ہے لیکن کوئی ذریعہ ہمارے پاس نہیں ہے جو اس کو علم کی حد تک پہنچا سکے۔“

(ترجمان القرآن جلد ۴۳ صفحہ ۶)

یہ ہے اللہ تعالیٰ کی ہستی کے متعلق اس شخص کے علم و یقین کی حالت جو بزعمِ خود ”صالحین“ کا امیر ہے اور جو علمِ دین کے معاملہ میں اور کسی کو خاطر تک میں نہیں لاتا۔

اب آیئے اس کے بالمقابل اس برگزیدہ ہستی کے ایمان باللہ کی کیفیت دیکھئے جسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے مبعوث فرمایا ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

”گناہوں سے بچنے کا صرف ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ ہے کہ اس بات پر کامل یقین انسان کو ہو جائے کہ خدا ہے اور وہ جزا سزا دیتا ہے جب تک اس اصول پر یقین کامل نہ ہو گناہ کی زندگی پر موت وارد نہیں ہو سکتی دراصل ”خدا ہے“ اور ”خدا ہونا چاہیئے“ یہ دو لفظ ہیں جن میں بہت بڑے غور اور فکر کی ضرورت ہے پہلی بات کہ خدا ہے یہ علم الیقین بلکہ حق الیقین کی تہ سے نکلتی ہے اور دوسری بات قیاسی اور ظنّی ہے۔۔۔ میرے آنے کی یہی غرض ہے کہ مَیں دنیا کو دکھا دوں کہ خدا ہے۔۔۔ فلاسفر جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا ہے آسمان اور زمین کو دیکھ کر اور دوسرے مصنوعات کی ترتیب ابلغ و محکم پر نظر کر کے صرف اتنا بتاتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہیئے مگر مَیں اس سے بلند تر مقام پر لے جاتا ہوں اور اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم)

مندرجہ بالا دونوں حوالوں کا موازنہ کر کے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی معرفت اور یقین کا بلند مقام حاصل ہو سکتا ہے اور کون دنیا میں حقیقی اسلام کو قائم کر سکتا ہے۔

● اسلام کی تبلیغ واشاعت

معاصر نوائے وقت (۷ مارچ) میں دارالعلوم رحمانیہ ہری پور ہزارہ کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا دوسرا عنوان یہ ہے کہ

”دین اسلام کی تبلیغ و اشاعت پر ایک لاکھ روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے“

ہم نے اس عنوان کو خوشی اور تعجب کے ملے جلے جذبات کے ساتھ پڑھا اور بار بار پڑھا۔ خوشی اس لئے کہ الحمدللہ مسلمانوں کے ایک ادارہ کو بھی غیر مسلموں میں تبلیغِ اسلام کا فراموش شدہ فریضہ ادا کرنے کی طرف توجہ ہوئی اور تعجب اس لئے کہ جب آج تک کسی اور مسلمان ادارہ کو اس مقدس فریضہ کی ادائیگی کی توفیق نہ ملی تو دارالعلوم رحمانیہ کو کس طرح ادھر توجہ ہو گئی؟ بہرحال جب اس عنوان کی تفصیل پڑھی تو خوشی کے جذبات اور تعجب کے احساسات دونوں مفقود ہو گئے کیونکہ اصل اطلاع صرف یہ تھی کہ:۔

”اس دارالعلوم سے ہزاروں طلباء اسلامی علوم سے منور ہو کر فارغ ہوئے ہیں اور مملکتِ خداداد کے مختلف حصوں میں دینِ الٰہی کی تبلیغ کر رہے ہیں تاکہ ملک کمیونزم اور دہریت کے مہلک جراثیم سے محفوظ رہ سکے اس مشن پر سالانہ ایک لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ہے۔“

گویا عنوان جس تبلیغِ اسلام کی خوشخبری دے رہا تھا اس تبلیغ کے مخاطب پاکستان یا بیرونی ممالک کے غیر مسلم نہیں ہیں بلکہ خود مسلمان ہی ہیں اور دارالعلوم سے جو ”ہزاروں طلباء اسلامی علوم سے منور ہو کر“ نکلتے ہیں وہ مختلف مقامات کی مساجد کی امامت سنبھال کر جو تقریریں اور وعظ کرتے ہیں اسی کا نام تبلیغِ اسلام رکھا گیا ہے حالانکہ تبلیغِ اسلام کے اصل مخاطب تو ملک اور بیرون ملک کے وہ لاکھوں کروڑوں سلیم الفطرت غیر مسلم ہونے چاہئیں جو اسلام کے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں اور اس امر کے مستحق ہیں کہ صحیح رنگ میں ان تک اسلام کا پیغام پہنچایا جائے لیکن افسوس ہے کہ مسلمان سب کچھ کرتے ہیں مگر تبلیغِ اسلام کی طرف کبھی توجہ نہیں دیتے۔

(شیخ خورشید احمد)

دارالافتاء ربوہ

چند سوال اور ان کے جواب

(از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل ناظم دارالافتاء)

سوال

صدقۃ الفطر کس پر واجب ہے؟

جواب

صدقۃ الفطر ایسے مسلمان پر واجب ہے جو اپنا گذارہ رکھتا ہو۔ اگر کوئی مسلمان اپنا یا اپنے بال بچوں کا پیٹ نہیں پال سکتا اور ان کے معمولی حوائج مثلاً روٹی اور ضرورت کے کپڑے بھی مہیا نہیں کر سکتا وہ صدقۃ الفطر ادا کرنے کا پابند نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ وہ کسی دوسرے سے قرض لے کر صدقہ ادا کرے کیونکہ جو خود محتاج ہے وہ دوسرے کی کیا مدد کرے گا۔ ہاں اگر وہ اپنی مرضی اور خوشی سے ادا کرتا ہے تو یہ اس کا اختیار موجب ثواب و برکت ہے۔ حدیث میں آتا ہے انما صدقۃ ما کانت عن ظھر غنی“ (نیل الاوطار ۱۸۵/۴) یعنی ایک کھاتے پیتے شخص پر ہی صدقہ ادا کرنے کی ذمہ داری ڈالی جا سکتی ہے۔ فقہاء نے غنیٰ یعنی کھاتے پیتے ہونے کی تشریح یہ کی ہے کہ اس کے پاس روزمرہ کی عام گھریلو ضروریات سے زائد بصورت بچت اتنی رقم یا اتنی مالیت کا عام استعمال میں آنے والے سامان سے زائد سامان ہو جو نصاب زکوٰۃ کے برابر ہو مثلاً اگر کسی کے پاس روزمرہ کے اخراجات کے علاوہ ۵۲ تولہ چھ ماشہ چاندی ہے یا اس کی قیمت کے برابر روپیہ ہے یا اتنی قیمت کا سامان کپڑے برتن وغیرہ ہیں تو ایسے شخص کو صدقۃ الفطر ادا کرنا ہو گا۔

سوال:۔ کیا صدقۃ الفطر کے واجب ہونے کے لئے صاحب نصاب زکوٰۃ ہونا ضروری ہے؟

جواب

اس میں کچھ فرق ہے جہاں تک مال کی مقدار کا تعلق ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے وہ نصاب زکوٰۃ کے برابر ہونا چاہیئے لیکن وجوب صدقہ کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ مال سال بھر اس کے پاس رہا ہو اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ وہ اموالِ زکوٰۃ (سونا چاندی۔ نقدی۔ مویشی۔ غلّہ جات) کی اقسام میں سے ہو۔ حالانکہ زکوٰۃ کے واجب ہونے کے لئے ان شرائط کا پایا جانا ضروری ہے مثلاً اگر کسی کے پاس روزمرّہ کے معمولی اخراجات کے علاوہ پانچصد روپیہ کے پہننے کے کپڑے یا اتنی رقم کا گھر کا فرنیچر ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ہو گی۔ لیکن صدقۃ الفطر کا ادا کرنا واجب ہو گا۔

سوال

فطرانہ کی رقم کس طرح تقسیم کرنی چاہیئے۔ کیا فطرانہ کی رقم کسی تعلیمی یا مذہبی ادارہ کی عمارت پر بھی خرچ ہو سکتی ہے؟

جواب

بنیادی طور پر صدقۃ الفطر کی رقم غرباء میں تقسیم ہونی چاہیئے۔ انہیں حسب گنجائش کم از کم اتنی رقم دی جائے جس سے وہ عید کی خوشی میں شریک ہو سکیں۔ عام معمول سے اچھا کھانا پکا سکیں اور اچھے کپڑے بنوا کر پہن سکیں۔ اگر اس سے زیادہ دیا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ حدیث میں آتا ہے۔ فرض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زکوٰۃ الفطر وقال اغنواھم عن طواف ھذا الیوم (بیہقی بحوالہ نیل الاوطار ص ۱۸۶/۴) یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فطرانہ واجب قرار دیا اور فرمایا اس کی غرض یہ ہے کہ تا غرباء کو عید کے دن کے در در مانگتے پھرنے سے بچایا جائے اور گھر بیٹھے ان کی ضرورت پوری کر دی جائے۔ البتہ غرباء کی اس ضرورت سے اگر رقم بچ جائے تو اسے دوسرے ثواب کے کاموں میں خرچ کیا جا سکتا ہے (نیل الاوطار ص ۱۸۴ جلد ۴) لیکن جماعتی ہدایت یہ ہے کہ یہ بچی ہوئی رقم مرکز میں بھجوا دی جائے یا اپنی دوسری اجتماعی ضرورتوں میں مرکز کی اجازت سے خرچ کی جائے۔ فطرانہ کسی بھی غریب کو دیا جا سکتا ہے خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ صدقہ کے واسطے مسلم یا غیر مسلم کی قید ضروری نہیں۔ کافر محتاج مسکین کو بھی صدقہ دیا جا سکتا ہے۔

(فتاویٰ مسیح موعود ص ۱۲۳)

(باقی)

تقریر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب بر موقع جلسہ سالانہ

ختمِ نبوّت کی زندہ حقیقت

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا نظریہ ہی اسلامی علمی اور افادی حقائق پر مبنی ہے

(قسط نمبر ۲)

مودودی صاحب کا ایک بے بنیاد دعویٰ اور اس کے عبرتناک نتائج

مجھے اعتراف کرنا چاہیئے کہ "جماعت اسلامی" کے امیر مولوی ابو الاعلیٰ صاحب مودودی اس میدان میں اپنے حریفوں سے دو قدم آگے نظر آتے ہیں یہ وہ صاحب ہیں جنہوں نے محض جماعتِ احمدیہ کو دائرۂ اسلام" سے خارج کرنے کے لئے نہایت دیدہ دلیری سے یہ بے بنیاد دعویٰ بھی کر ڈالا ہے کہ "پہلی صدی سے آج تک پوری دنیائے اسلام متفقہ طور پر "خاتم النبیین" کے لئے "آخری نبی ہی سمجھتی رہی ہے حضور کے بعد نبوت کے دروازے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بند تسلیم کرنا ہر زمانے میں تمام مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ رہا ہے اور اس امر میں مسلمانوں کے درمیان کبھی اختلاف نہیں رہا کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رسول یا نبی ہونے کا دعویٰ کرے اور جو اس کے دعویٰ کو مانے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے" (رسالہ "ختم نبوت" صہ ۳۱)

میں پوچھتا ہوں کہ مسلمانوں کا کیا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عیسٰے نبی اللہ تشریف لائیں گے؟ کیا خود مودودی صاحب نے اپنے رسالہ "ختم نبوت" میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کو برحق تسلیم نہیں کیا؟ اس واضح حقیقت کے علاوہ امت محمدیہ کی چودہ سو سالہ تاریخ اس دعویٰ کی دھجیاں بکھیرنے کے لئے کافی ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ امام الفقہ حضرت ملا علی قاریؒ، سرتاج الصوفیا حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ، امام محمد طاہرؒ حضرت مجدد الف ثانی احمد سرہندیؒ قدوۃ السالکین حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی، حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی اور دوسرے بزرگ جن کی جوتیوں کا خاک بن جانا مولوی ابو الاعلیٰ صاحب مودودی کے لئے سب سے بڑی سعادت ہے برملا اور صاف لفظوں میں یہ عقیدہ پیش کرتے چلے آئے ہیں کہ "خاتم النبیین" کے منصب کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ امتِ محمدیہ میں اب نبوت کے کمالات ہی ختم ہو گئے ہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ آنحضرت کے بعد اب نئی شریعت لیکر آنے والا کوئی نبی نہیں آسکتا۔

امت کے مقدس اکابر کی ان فیصلہ کن تصریحات پر میں اپنی تقریر میں مفصل روشنی ڈالوں گا مگر یہاں میں نہایت دکھ بھرے دل کے ساتھ یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگر مودودی صاحب کا دعویٰ صحیح ہے تو معاذ اللہ ان سب بزرگوں کو جن میں بڑے بڑے صحابہ بڑے بڑے صوفیاء بڑے بڑے آئمہ جو اپنی نیکی و تقویٰ اور اعلیٰ خدمات کے باعث مسلمانوں میں بڑی عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں کافر قرار دینا پڑے گا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون!!

آہ! یہ ساری مصیبت محض اس وجہ سے پیش آرہی ہے کہ ختمِ نبوت کی حقیقت کی ایسی تشریح و توضیح کی جاتی ہے جس سے نہ صرف یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ بلند اور پُرعظمت شان ظاہر نہیں ہوتی جس کے باعث آپ کو خاتم النبیین قرار دیا گیا تھا بلکہ اس توضیح کے تسلیم کرنے سے بہت سے قابلِ قدر اور ذی عزت بزرگ ہستیاں کافر قرار پاتی ہیں۔

اس سے بڑھ کر اس قسم کی حقیقت کے تسلیم کر لینے سے ان لوگوں کے نظریہ کو درست قرار دینا پڑتا ہے جس نظریہ کو بار بار اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں رد کیا ہے۔ چنانچہ قرآن سے ثابت ہے کہ نبوت کو ہمیشہ کے لئے مسدود قرار دینے کا نظریہ قدیم سے چلا آرہا ہے چنانچہ گذشتہ زمانہ کی بعض اقوام بھی متواتر طور پر پیش کرتی رہی ہیں اور یہی کہتی رہی ہیں کہ ان کے نبی کے بعد اب اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور جو رسول خدا تعالےٰ نے بھیجنا تھا وہ بھیج چکا آئندہ اور کوئی رسول نہیں بھیجے گا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے نہایت واضح الفاظ میں فرمایا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا ان کی زندگی میں تو انکار کیا گیا۔ حتّٰی اذا ھلک قلتم لن یبعث اللّٰہ من بعدہٖ رسولًا لیکن جب وہ وفات پا گئے تو تم نے کہہ دیا کہ اب ان کے بعد اللہ تعالےٰ کوئی اور رسول نہ بھیجے گا (سورۃ المومن آیت ۳۵)

اصول فقہ کی کتاب مسلّم الثبوت میں لکھا ہے:-

"اجماع الیھود علی ان لانبی بعدہ۔ کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت بھی ایسا خیال کرنے والے موجود تھے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

لن یبعث اللّٰہ احدًا

(سورہ جن آیت ۸)

کہ اللہ تعالیٰ اب کسی کو نبی کے طور پر مبعوث نہیں کرے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد عیسائی بھی کہہ رہے ہیں کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اسلئے "مسیح ناصری ہی خاتم النبیین ہے"۔ (دیکھو رسالہ خاتم النبیین شائع کردہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور صہ ۲۱)

لیکن قرآن مجید اور تاریخ عالم اس بات کی زندہ گواہ ہے کہ اس قسم کے خیالات اور نظریات کے باوجود رسول اور نبی دنیا میں آتے رہے۔ حضرت یوسف کے بعد بھی نبی آئے۔ حضرت موسیٰ کے بعد بھی نبی آئے اور پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بعد بھی خدا تعالےٰ کا نبی آیا اور وہ عظیم الشان نبی جس کے متعلق حدیث قدسی میں فرمایا گیا۔ لولاک لما خلقت الافلاک۔ اگر اس عظیم الشان موعود نبی کا پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا۔ تو دنیا جہان نہ پیدا کئے جاتے۔ اسلام نے اور قرآن کریم نے واضح طور پر اس قسم کے خیالات رکھنے والوں کو غلطی پر قرار دیا ہے (وہ نبی نہ آنے کے نظریہ کی ہمیشہ تردید کی اور برعکس اسکے اللہ تعالیٰ انبیوں کو بھیجتا رہا۔ اسلامی اور مذہبی نقطہ نگاہ یہی ہے جس کا اللہ تعالےٰ نے عملی ثبوت گذشتہ زمانہ کی اقوام عالم کے سامنے پیش کیا قرآن کریم میں اس کے ذکر کی بہت بڑی وجہ یہی ہے کہ اس قسم کے خیالات رکھنے والے چونکہ آئندہ زمانے میں بھی پیدا ہونے والے تھے۔ خدا تعالےٰ نے ان کی تردید کا سامان پہلے سے ہی کر دیا۔ بہر حال قرآن کریم نے اس خیال کی کہ کوئی نبی اس قسم کا بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے بعد کسی قسم کے نبی کے آنے کی اجازت نہ ہو متواتر تردید کی ہے اور اس خیال کو غلط قرار دیا ہے اور باوجود لوگوں کے بار بار کہنے کے کہ اب ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ خدا تعالےٰ ان کے بعد دوسرے نبی بھیجتا رہا تا بنی نوع کی راہنمائی کا سلسلہ جاری رہے اور اللہ تعالےٰ کی صفت ربوبیت کا تقاضا ہر زمانہ میں پورا ہوتا رہے۔

انسانیت کی ہدایت کے لئے آسمانی نظام

اللہ تعالےٰ نے انسان کی راہنمائی کے لئے دو ہی طریق رکھے ہیں ایک فطرتی طریق جس کا ذکر قرآن کریم کی آیت فالھمھا فجورھا وتقوٰھا (سورہ الشمس آیت ۸) میں کیا گیا ہے یعنی ہر انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے بری باتوں اور نیک باتوں کے سمجھنے کا مادہ رکھا ہے۔ اور اسے ایسے قوٰے عطا کئے ہیں جن کی مدد سے اگر انسان دیانت داری اور خدا ترسی کی روح سے کوشش کرے تو بُرے اور بھلے میں تمیز کر کے راہ ہدایت کو پا سکتا ہے۔ اس فطرتی راہنمائی کے علاوہ دوسرا طریق اللہ تعالیٰ نے انسان کی راہنمائی کے لئے یہ تجویز کیا ہے کہ انسانوں میں سے بعض کو وہ چن لیتا ہے اور ان کی خود تربیت کر کے بنی نوع انسان کی اصلاح کے لئے ان کو مقرر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ اللّٰہ یصطفی من الملٰئکۃ رسلًا و من الناس (سورہ حج) اللہ تعالیٰ ایسے منتخب رسولوں کے ذریعہ بنی نوع انسان کی راہنمائی اور ان کی اصلاح کا کام لیتا ہے۔ یہ اس کا قائم شدہ دستور ہے۔ قرآن کریم میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ نے اس دستور کو بند کر دینے یا منسوخ کر دینے کا کوئی اعلان نہیں کیا بلکہ اس آیت کے الفاظ بتاتے ہیں۔ بالخصوص لفظ یصطفی جس کے معنی ہیں چنتا ہے اور چنے گا یعنی اب بھی اور آئندہ بھی وہ اصلاح کے اس طریق سے کام لیتا رہے گا اور بنی نوع انسان کی راہنمائی کے لئے رسولوں اور نبیوں کو مقرر کرتا رہے گا۔

پس یہ خیال کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی نبی کسی قسم کا بھی نہیں آسکتا۔ اور یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان معنوں میں خاتم النبیین ہیں کہ آپ اب ایسے آخری نبی ہیں کہ ہر ایک قسم کی نبوت کا دروازہ آپ کے آنے سے کلی طور پر بند ہو گیا ہے اور اس طرح آپ نے ہر قسم کی نبوت کو ختم کر دیا ہے۔ ہرگز ہرگز درست خیال نہیں۔ یہ ویسا ہی خیال ہے جیسا حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں پیدا ہوا اور خدا تعالیٰ نے اس کی تردید کر دی۔ یہ ویسا ہی خیال ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد یہودیوں میں پیدا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسےٰ کو بھیج کر یہودیوں کے اس خیال کو رد کر دیا۔ یہ ویسا ہی خیال ہے جو عیسائیوں میں حضرت عیسےٰ کے بعد پیدا ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

جیسے عظیم الشان نبی کو مبعوث فرما کر ان کے خیال کو رد کر دیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جب مسلمانوں میں یہ خیال پیدا ہوا تو اللہ تعالےٰ نے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم اور امتی کو آپ کے فیض کی برکت سے مقام نبوت پر سرفراز فرما کر اس خیال کی تردید کر دی۔ اس طرح اللہ تعالےٰ نے اپنے فعل سے ایک بار دو بار نہیں۔ بلکہ متعدد مرتبہ اس خیال کو غلط ثابت کیا اور اس حقیقت کو الم نشرح کیا کہ ہدایت ربانی کا سلسلہ جو ابتدائے آفرینش سے جاری کیا گیا تھا۔ وہ قیامت تک جاری رہے گا۔ ہاں جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ چونکہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کے منصب عالی پر سرفراز فرمایا ہے اور آپ کو شریعت کاملہ عطا فرمائی ہے۔ اب کسی شخص کو نہ تو براہ راست طور پر نبوت کے مقام پر فائز کیا جائے گا اور نہ ہی مستقل طور پر الگ شریعت دے کر بھجوایا جائے گا۔ کیونکہ دین مکمل ہو چکا لیکن نبوت محمدی کے روشن چراغ سے روشنی حاصل کر کے اور آپ کے فیض سے فیض پا کر اپنی اتباع میں آپ کے غلام بالواسطہ طور پر بغیر شریعت جدیدہ کے نبی بنتے رہینگے تا حسب سابق ہدایت ربانی کا سلسلہ جاری رہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس حقیقت کی توضیح میں فرماتے ہیں کہ:۔

"اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اسی بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی"

(تجلیات الٰہیہ طبع اول ص۲۵)

پھر آپ نے خاتم الانبیاء کی توضیح میں فرمایا:۔

"اور وہ (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) خاتم الانبیاء بنے مگر ان معنوں میں نہیں۔ کہ آئندہ ان سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہیں۔ بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔ اور اس کی ہمت اور ہمدردی نے امت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا۔ اور ان پر وحی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل جڑ ہے بند رہنا گوارا نہیں کیا ہاں اپنا ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیض وحی آپ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے اور جو شخص امتی نہ ہو۔ اس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہے سو خدا نے ان معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا"

(حقیقۃ الوحی ص۲۰۶)

خاتم الانبیاء کے یہ معنی اور ختم نبوت کی یہ حقیقت جو حضرت بانئے سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بیان فرمائی۔ یہ کوئی نئی تشریح نہ تھی بلکہ یہ وہ تشریح اور توضیح ہے۔ جو خود اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک قرآن مجید میں بیان کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حقیقت کو بیان فرمایا۔ صحابہ اور بہت سے بزرگ اس کو بیان کرتے چلے آئے ہیں۔

قرآن مجید میں اجرائے نبوت کا واضح ذکر

جیسا کہ میں بیان کر آیا ہوں کہ قرآن مجید نے اصولی طور پر اس خیال کی کہ کوئی نبی اس قسم کا بھی ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے بعد کسی قسم کے نبی کے آنے کی اجازت نہ ہو۔ متواتر تردید کی ہے۔ دوسرے سارے قرآن کریم میں کوئی ایک لفظ تک ایسا نہیں ملتا۔ جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ختم نبوت کا دروازہ کلی طور پر بند ہونا ثابت ہوتا ہے۔ بلکہ ہر جگہ خدائی رحمتوں اور خدائی نعمتوں کے دریا بہتے نظر آتے ہیں لے دے کے ہمارے مسلمان بھائی صرف آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین پیش کرتے ہیں مگر یہ آیت تو خود زیر بحث ہے۔ قرآن مجید کا یہ طریق ہے کہ یفسر بعضہ بعضاً۔ جب کسی مضمون کو قرآن مجید بیان کرتا ہے تو مختلف مقامات پر اس کی تائید و توضیح بھی مختلف رنگوں میں اس مضمون کی وضاحت کرتا ہے۔ لیکن قرآن مجید کا اس اہم مضمون پر صرف ایک آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین بیان کرتے وقت بالکل خاموش ہو جانا اور کسی دوسری جگہ اس مضمون کو نہ دہرانا جو ہمارے مسلمان بھائی اس آیت سے مراد لگانا چاہتے ہیں۔ بلکہ جا بجا اس کے خلاف بیان کرنا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض کو سارے دوسرے نبیوں سے زیادہ وسیع اور وافر رنگ میں پیش کرنا اس بات کی قطعی اور یقینی دلیل ہے کہ آیت خاتم النبیین کے وہ معنی ہرگز درست نہیں۔ جو ہمارے مسلمان بھائی سمجھتے ہیں۔

(باقی)

مکرم شیخ محمد صاحب مرحوم

از قریشی عبدالرشید صاحب بی اے ایل ایل بی ربوہ

بزرگوارم مکرم شیخ محمد صاحب ولد علی محمد صاحب آف ڈیریوالہ ضلع گورداسپور جو خاکسار کی والدہ کے حقیقی ماموں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک پرانے صحابی تھے مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۶۳ء بروز جمعرات بوقت تقریباً نو بجے ایک لمبی بیماری کے بعد اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقۃ الوحی میں آپ کا ذکر حسب ذیل نشان کے سلسلے میں یوں واضح فرمایا ہے:۔

"پانچواں نشان ایک شخص کا مباہلہ ہے یعنی اس نے اپنے طور پر میری نسبت خدا تعالےٰ سے فیصلہ چاہا اور بہت سی ناکردنی اور ناگفتنی باتیں میری طرف منسوب کر کے خدا تعالےٰ سے انصاف کا خواستگار ہوا۔ تب وہ اس درخواست سے چند روز بعد ہی بعارضہ طاعون اس جہان سے انتقال کر گیا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ ایک شخص عبدالقادر نام طالب پور پنڈوری ضلع گورداسپور میں رہتا تھا ..... اس نے مباہلہ کے طور پر ایک نظم لکھی ..... ہے

ابن مریم زندہ ہے حق کی قسم
صورت ملکی بفلک محترم

. . . .

یا الٰہی جلد تر انصاف کر
جھوٹ کا دنیا سے مطلع صاف کر

جیسا کہ ان شعروں کے مصنف نے جناب الٰہی میں دعا کی تھی کہ وہ انصاف کرے اور جھوٹ کا مطلع صاف کرے ایسا ہی خدا نے جلد تر انصاف کر دیا اور ان شعروں کے لکھنے کے چند روز بعد یعنی بعد تصنیف ان شعروں کے وہ شخص یعنی عبدالقادر طاعون سے ہلاک ہو گیا مجھے اس کے ایک شاگرد کے ذریعہ سے یہ دستخطی تحریر اس کی مل گئی .... جس شخص کے ذریعہ سے مجھے یہ تحریر ملی ہے وہ اس کا شاگرد ہے اور اس کا نام ہے شیخ محمد ولد علی محمد ساکن ڈیریوالہ ضلع گورداسپور"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۵۲۵ سوم ایڈیشن)

بزرگوارم مرحوم سے خاکسار نے اس واقعہ کی تفصیل لکھنے کے لئے عرض کیا تو آپ نے ایک کاپی پر خود اپنے ہاتھ سے حسب ذیل تحریر فرمائی:۔

"بیعت کے متعلق مجھے اچھی طرح سے یاد نہیں رہا۔ مگر غالباً ۱۸۹۷ء یا ۱۸۹۸ء میں بیعت کی ہے۔ سورج اور چاند گرہن ۱۸۹۴ء میں وقوعہ ہوا تھا۔ میں نے اس وقت بیعت نہیں کی ہوئی تھی۔ چونکہ بیعت سے پہلے بھی مجھے حیات مسیح پر یقین نہ تھا۔ وفات مسیح مانتے ہوئے مجھے زیادہ دقت محسوس نہیں ہوئی۔ چونکہ قادیان میں میرے نانکے تھے اور بعض میرے پہلے کے دوست بیعت کر چکے تھے۔ ان کے سمجھانے پر میں نے فوراً وفات مسیح کا اقرار کر لیا اور بیعت کر لی۔ بیعت کے بعد کئی واقعات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق میرے سامنے ہوئے مگر اب یاد نہیں رہے۔

ایک واقعہ مجھے یاد ہے کہ آپ نے ایک دفعہ نئے مہمانخانہ میں تقریر کی تھی کہ شروع سورہ بقرہ میں جو آیت ..... وما انزل من قبلک وبالآخرۃ ھم یوقنون ہے اس میں علاوہ ایمان بالآخرۃ کے یہ مراد بھی ہے جو کہ سیاق و سباق آیت سے ظاہر ہے کہ ایمان بالآخرۃ میں بعد میں آنے والی وحی مراد ہے۔ جو ہماری وحی ہے۔

ایک واقعہ میرے استاد عبدالقادر صاحب طالب پوری کا ہے کہ وہ سخت مخالف تھے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایک بڑا مخمس مضمون نظم میں لکھا اور مجھ کو ایک صاحب کے ہاتھ جو کہ میرے ماموں لگتے تھے بھیجا۔ اس میں کئی گندے شعر لکھے ہوئے تھے۔ جو دیکھنا چاہے حقیقۃ الوحی میں دیکھ سکتا ہے۔ ... میں نے حضرت صاحب کے حضور میں بوساطت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب مہر سنگھ بھیجدیا حضور نے فرمایا اس کا جواب کیا دیا جاوے ہماری کتابوں میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ کار قضا چند یوم کے بعد وہ اور اس کا داماد جو تیمارداری کرتا تھا طاعون سے ہلاک ہو گئے۔ حضور کو خبر دی گئی حضور حقیقۃ الوحی تصنیف کر رہے تھے۔ خاکسار کو بلا کر حضور نے فرمایا کہ وہ تمہارا رشتہ دار جو استاد لکھا سنا گیا ہے

کہ طاعون سے فوت ہو گیا ہے۔ میں نے کہا کہ ہاں حضور فوت ہو گیا ہے۔ فرمایا تم وہاں اس کے گاؤں میں جاؤ اور اس کے گھر سے جا کر دریافت کرو کہ کوئی اور مضمون بھی اس کا تحریر کردہ ہے۔ اس وقت حضور نے مہندی لگائی ہوئی تھی اور پوستین پہنی ہوئی تھی۔ میں نے کہا بہت اچھا حضور۔ حضور نے فرمایا کہ ایسے کام بھی بعض دفعہ مغفرت کا باعث ہو جایا کرتے ہیں۔ اگلے دن ہم یعنی میں اور میرا ماموں زاد بھائی اس کا نام بھی شیخ محمد ہے طالب پور روانہ ہو گئے۔ وہاں پہنچکر ہم نے اس کی ساری کتابیں دیکھیں مگر اور کوئی مضمون نہ نکلا۔ اگلے روز ہم وہاں سے گورداسپور پہنچ گئے۔ وہاں حضور بمقدمہ کرم دین فروکش تھے کیونکہ مجسٹریٹ جلدی جلدی تاریخیں دے کر حضور کو تنگ کرتا تھا۔ وہاں ہم نے اپنی کارروائی کی رپورٹ گزارش کر دی اور حضور نے حقیقت الوحی میں اسکو درج کر دیا۔"

مرحوم نہایت منکسر المزاج۔ خاموش طبیعت اور اپنے علاقے کے لئے ایک نافع الناس وجود تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے طب کی تعلیم پائی مگر طب کو محض شغل اور خدمت خلق کا ذریعہ بنایا اور کبھی بطور ذریعہ آمد استعمال نہ کیا۔ آخری تقریباً ۸۔۱۰ سال سے خاکسار کے ہاں ہی مقیم تھے۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار کی والدہ کو ان کی خدمت کا خاص موقعہ دیا۔

احباب کی خدمت میں بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کے یہ پروانے بادہ کش اب ایک ایک کرکے ہم سے رخصت ہوتے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنے بڑے بڑے فضل فرمائے اور ہمیشہ اپنے سایہ رحمت میں رکھے صحابہ کرام کا وجود جماعت کے لئے ایک تعویذ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ؎

اے خدا از تربتش بارش رحمت ببار
داخلش کن از کمال فضل در بیت النعیم

تعلیم الاسلام ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں کی میٹرک کلاس کو الوداعی ایڈریس

مورخہ ۱۲؍۳؍۶۳ کو کالج گھٹیالیاں کے وسیع احاطے میں میٹرک کلاس کے طلباء کو کالج کی نویں کلاس کی طرف سے ایڈریس پیش کیا۔ میٹرک کلاس کے طلباء کی تعداد ۳۲ ہے۔ نویں جماعت کی طرف سے عزیزم مومن نصیر صاحب نے ایڈریس پڑھا۔ دسویں جماعت کی طرف سے عزیزم اقبال احمد صاحب نے ایڈریس کا جواب دیا۔

عبدالسلام صاحب اختر ایم اے پرنسپل کالج نے طلباء کو خطاب کرتے ہوئے انہیں ضروری نصائح فرمائیں۔ پروفیسر مسعود احمد صاحب نے بھی اجلاس میں تقریر فرمائی۔

(نذیر احمد خادم سیکرٹری یونین)

درخواستہائے دُعا

۱۔ برخوردار عزیز شیخ عبدالوہاب سلمہ ربہ عہدہ پاکر سیکشن آفیسر گریڈ فسٹ ہو کر نئے سکیل کے مطابق ۹۰۰-۱۲۵۰ روپے ماہوار تنخواہ کے مستحق ہو گئے ہیں۔ عزیز مذکور مرکزی سیکرٹری مال کراچی بھی ہیں کام کی زیادتی کے باعث بیمار رہتے ہیں۔ میں احباب کرام سے عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ اور اس ترقی عہدہ کو مزید ترقیات کا پیش خیمہ اور فرائض مفوضہ سے کامیابی کے ساتھ عہدہ برآ ہونے کی درخواست دعا کرتا ہوں۔ آمین (خاکسار عبدالرحمٰن پریذیڈنٹ و زعیم تاندلیانوالہ ضلع لائلپور)

۲۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ ایم عبدالرحمٰن صاحب بھٹی امیر جماعت ہائے ضلع میانوالی عرصہ ایک ماہ سے بعارضہ اسہال دقے شدید بیمار ہیں کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید اعجاز احمد شاہ انسپکٹر بیت المال حلقہ میانوالی)

۳۔ عزیزم محمد سلیم ابن میاں عبداللہ مرحوم سکیھواں کا اپریشن ہونے والا ہے احباب جماعت اور درویشان قادیان ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ (خواجہ محمد احمد غلہ منڈی جڑانوالہ)

۴۔ میرا بچہ عزیزم سلیم احمد عباسی اوورسیر حادثہ میں زخمی ہو جانے کے باعث بارہ یوم سے صاحب فراش ہے۔ اور سخت تکلیف کا سامنا ہو رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔ (عاجزہ والدہ سلیم احمد عباسی اوورسیر گوجرانوالہ)

۵۔ میری بھتیجی نسیم اختر آجکل سخت بیمار ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے
(ایم۔ ایچ گلزار واڈن ہوسٹل گورنمنٹ ڈیف اینڈ ڈمب سکول لاہور)

۶۔ عزیزم نسیم احمد کی صحت تاحال ٹھیک نہیں اور بہت زیادہ کمزور ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا کرے۔ (ٹیوب ویل کمپنی چاٹگام محمد سرور طاہر دپو پرائیٹر ایسٹرن)

۷۔ میں گزشتہ دسمبر سے بعارضہ دل دمعدہ بیمار ہوں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
(مشتاق احمد جالپور)

۸۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انڈونیشیا دو تین روز سے دل کے دورہ اور پیٹ کی درد سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے ان کی کامل عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (حسن محمد عارف دفتر وکیل التبشیر ربوہ)

۹۔ چوہدری رحمت علی صاحب اور ان کے بھائی چوہدری محمد حسین صاحب ٹھیکیدار محلہ دارالیمن ربوہ تحریک جدید کو علی الترتیب/۹۰ روپیہ اور/۵۰ روپیہ ادا فرماتے ہوئے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی کامیابیوں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے ان کے کاروبار میں خیر و برکت نازل فرماتے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

۱۰۔ مکرم حکیم محمد صدیق صاحب مالک دواخانہ طب جدید ربوہ جن کو عرصہ دو ماہ ہوتے سائیکل کے حادثہ میں سخت چوٹیں آئی تھیں۔ بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد صحت عطا کرے۔ آمین۔

۱۱۔ میری بڑی بہو عزیزم عبدالرحمٰن خان صاحب عرصہ سے بیمار چلی آتی ہے۔ چند یوم ہوئے میری پوتی (دختر عزیز مذکور) بھی اچانک بیمار ہو گئی ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے
(محمد حیات خاں احمدی ملتان محلہ دارالصدر شرقی ربوہ)

۱۲۔ ڈاکٹر میر مشتاق احمد صاحب صدر حلقہ راج گڑھ عرصہ تقریباً تین ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت و صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام و مبلغین سلسلہ سے نہایت عاجزی کے ساتھ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر صاحب کو جلد از جلد کامل صحت عطا کرے۔ آمین (عبد اللطیف خان ۱۳ فیروز گارڈن لاہور)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضے کے طور پر کچھ وظیفہ دیدیا کریں تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی لمبد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی ہر سال جمع شدہ رقم کا ⅕ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ⅘ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنیکا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ⅕ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ⅖ اور علیٰ ھذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے:۔

اوّل زمینداره قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ اوّل، دوم سوم کا یونٹ ضلع ہوگا۔ (یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اُسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی) چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اُسی صوبہ میں خرچ ہوگی۔ اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے۔ اُن کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا۔ اور مختص بالذات کہلائے گا۔ یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ حسنہ دینگے۔ انکی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہیگی۔ اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ از راہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے اس میں شامل ہو کر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رقم سے اعلیٰ تعلیم کیلئے وظائف جاری ہونگے اور پھر آپکی رقم بذمہ انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہیگی جو حسب قواعد آپکو واپس ملیگی پس ہم خرما و ہم ثواب حسب استطاعت حصہ لیں اور رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ کی مد میں ارسال فرمایا کریں۔ والسلام ناظر تعلیم ربوہ

۱۳۔ میرے بڑے بھائی کی اہلیہ محترمہ طرفہ خاتون صاحبہ کا اپریشن چند یوم تک ہونے والا ہے درویشان قادیان اور احباب جماعت سے ان کی کامل صحت اور شفایابی کے لئے درخواست ہے۔ (مظفر احمد قریشی ہما)

۱۴۔ عزیز احمد ابن محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر جماعت دہم کے امتحان میں شریک ہو رہے ہیں وہ مسجد ہالینڈ کے لئے ۱۰/- روپیہ چندہ بھجوا کر جملہ قارئین الفضل سے اپنی کامیابی اور بابرکت مستقبل کیلئے دعا کے متمنی ہیں۔ سو جملہ احباب سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اول)

80

لیڈر

بقیہ صہ ۲

ہیں قادیانیوں نے اپنی ایک مسجد تعمیر کرائی اور آہستہ آہستہ اُن کے متبعین کا حلقہ بڑھتا گیا لیکن یہاں کے صحیح العقیدہ حضرات کی دعوت و تبلیغ سے جلد ہی اس مسجد کے بانی سیدھی راہ پر آگئے۔ اور انہیں یہ اعلان کرنا پڑا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا۔

ہم الشواربی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اگر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا تو کیا آپ بھی یہ اعلان کرنے کے لئے تیار ہیں اگر تیار ہیں تو جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے عقیدہ کے مطابق دوبارہ آئیں گے تو کیا وہ زمانہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ہوگا یا پہلے۔ اگر آپ یہ کہیں کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کے قائل ہیں تو آپ یقیناً احمدیوں کا عقیدہ قبول کریں گے ورنہ آپ ہرگز یہ اعلان نہیں کر سکتے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں آئے گا۔ کیونکہ آپ کا عقیدہ تو یہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ کے پہلے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی تھے اور آپ کے بعد بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی نبی ہوں گے یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی آخری نبی ہیں۔

احمدیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ تمام نبوتیں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود میں ختم ہو گئی ہیں۔ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

ہر نبوت را بروشد اختتام

نبوت کی عمارت آپ کی ذات سے مکمل ہو چکی ہے۔ اب نبوت کا کوئی حصہ باقی نہیں رہا جس کے اجرا کے لئے کوئی نیا یا پرانا نبی اس دنیا میں آسکتا ہے۔ البتہ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل و اکمل نبوت کا نور پھیلانے کے لئے آپ ہی کے فیض سے ایک شخص مبعوث ہو سکتا ہے جس میں آپ ہی کی نبوت منعکس ہوتی ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہ شخص ہیں جن میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت کا انعکاس ہوا ہے۔ اسی لئے آپ کو امتی نبی کا نام دیا گیا ہے۔ اس طرح سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی قیامت تک آخری نبی رہتے ہیں۔ اور اسی لئے آپ زندہ نبی ہیں کہ آپ کی نبوت کا سورج قیامت تک نصف النہار پر چمکتا رہے گا۔ آپ کا مادی جسم اگرچہ فانی تھا مگر آپ کی نبوت جاودانی ہے۔ آپ کی نبوت کی موجودگی میں کسی نئے یا پرانے نبی کی ضرورت نہیں چنانچہ آپ لوگ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کے قائل ہیں وہ آپ کی جاودانی نبوت کی نفی کرتے ہیں وہ سورج کی موجودگی میں ایک ستارہ کو چمکانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ سورج کی روشنی خود بے نور کر دوں کو چمکا سکتی ہے۔

درخواست ہائے دُعا

(۱) مکرم فتح محمد صاحب ثمر کراچی سے تحریر فرماتے ہیں کہ ان کے تمام بچوں کے امتحانات ہو رہے ہیں۔ احباب ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ نیز ثمر صاحب مکرم کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ ضعف قلب بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار عباد اللہ گیانی دفتر الفضل ربوہ

(۲) عزیزہ سعیدہ فرخندہ نے اپنے پیارے والد مرحوم حضرت ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے پانچ مستحقین کے لئے سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرائے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب مغفور کو بلند درجات عطا فرمائے۔ خاکسار شیخ محمد حنیف امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ

(۳) میری نانی جان کئی سالوں سے فالج کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ آپ کے بائیں بازو اور بائیں ٹانگ میں بہت درد رہتا ہے۔ سب بہنوں اور بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری نانی جان کو جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ اور ان کا سایہ دیر تک ہمارے سروں پر قائم رکھے۔
خاکسار فضل احمد طاہر ابن چوہدری شبیر احمد وکیل المال

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور لکھیں

تفسیر سورۃ بقرہ کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

احباب جماعت! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

"سورہ بقرہ کے نو رکوع کی تفسیر بہت دیر ہوئی شائع ہو چکی تھی۔ اب الشرکۃ الاسلامیہ نے میری اجازت سے سورہ بقرہ کی بقیہ تفسیر جو میرے درسوں کے نوٹوں پر مشتمل ہے شائع کر دی ہے۔ امید ہے کہ باقی پاروں کے نوٹ بھی جلد شائع ہو جائیں گے۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اس تفسیر کو خود پڑھیں اور دوسروں کو پڑھنے کے لئے دیں تاکہ خدا تعالےٰ کے کلام کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو۔"

خاکسار۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۳۱/۱/۶۳

اس کا ہدیہ علاوہ محصول ڈاک بارہ روپے ہے۔ یہ تفسیر حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہٗ کے تفسیری نوٹوں سے مرتب کی گئی ہے جس کی اشاعت سے تفسیر کبیر کی پہلی جلد (جو نو رکوع تک ہے) ملا کر سورہ بقرہ کی تفسیر مکمل ہو گئی ہے۔ اس کے بعد انشاءاللہ عنقریب سورہ آل عمران سے سورہ توبہ تک تفسیر شائع کی جائے گی۔

ملنے کا پتہ:- **الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گول بازار ربوہ**

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے امانت فنڈ تحریک جدید کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ:-

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید کے فنڈ میں رکھوائیں۔ میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

افسر امانت تحریک جدید

روحانی خزائن کی گیارھویں جلد

روحانی خزائن کی گیارھویں جلد طبع ہو گئی ہے۔ الحمد للہ

خریداران سیٹ سے درخواست ہے کہ وہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر دفتر ہذا سے اپنی اپنی جلد حاصل کریں اور جو دوست مجلس مشاورت پر تشریف نہ لا سکتے ہوں۔ وہ اپنے نمائندگان کے ذریعہ رقعہ بھیج کر منگوالیں۔

خاکسار چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

ٹائم ٹیبل اڈا ربوہ

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

نمبر شمار	ربوہ تا لاہور	ربوہ تا خوشاب	ربوہ تا گجرانوالہ	گجرانوالہ تا ربوہ
۱	۵ — ۰۰	۷ — ۴۵	۶ — ۱۵	۹ — ۰۰ بیرہ کیلئے
۲	۷ — ۳۰	۱۱ — ۳۰ دریاخان	۱۱ — ۰۰	۲ — ۰۰ جوہرآباد کیلئے
۳	۱۰ — ۳۰	۲ — ۴۵	۴ — ۰۰	۴ — ۰۰ بیرہ کیلئے
۴	۱۲ — ۱۵	۵ — ۴۵		
۵	۳ — ۱۵	۷ — ۴۵		
۶	۶ — ۱۵	۱۰ — ۳۰		

بکنگ کے لئے پندرہ منٹ پہلے تشریف لادیں
(اڈہ انچارج)

اڈہ انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

فرنٹیئر کرائمز ریگولیشنز کو منسوخ کرنے کا فیصلہ

وحشیانہ جرائم کے انسداد کے لئے نیا قانون منظور کرایا جائے گا

لاہور ۔ ۲۱ مارچ ۔ صوبائی وزیر خزانہ اور قائد ایوان شیخ مسعود صادق نے کل ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ صوبائی حکومت نے فرنٹیئر کرائمز ریگولیشنز کو منسوخ کر دینے کا فیصلہ کیا ہے ۔ کیونکہ یہ قانون از کار رفتہ اور بوسیدہ ہو چکا ہے ۔ آپ نے کہا کہ بعض بہیمانہ جرائم کے انسداد کی خاطر ایک ترمیمی بل صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں دو ایک روز میں پیش کر دیا جائے گا ۔ اس بل کے تحت بعض جرائم کی سماعت جرگہ کرے گا ۔

کنونشن مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے قائد نے اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے سے تھوڑی دیر پہلے اخباری نمائندوں کی کانفرنس میں بتایا کہ ایف سی آر کو ختم کرنے کا فیصلہ اس بنا پر کیا گیا ہے کہ اب اس کی افادیت باقی نہیں رہی ۔ آپ نے کہا کہ اس سے پہلے جب یہ مسئلہ کنونشن مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے سامنے لایا گیا تھا تو میں نے فرنٹیئر کرائمز ریگولیشنز کا عمیق مطالعہ نہیں کیا تھا ۔ پارٹی نے اپنے مشورہ میں اس کی تنسیخ کا عزم ظاہر کیا تو میں نے اس قانون کو گہری نظر سے دیکھا ۔ چنانچہ میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ قانون کوئی ساٹھ سال پرانا ہے ۔ یہ ہمارے انصاف کے موجودہ تقاضوں کو پورا نہیں کر سکتا ۔ اس لئے اس کی تنسیخ ضروری ہے چنانچہ حکومت نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اس قانون کو منسوخ قرار دے دیا جائے ۔

آپ نے کہا کہ بعض حالتوں میں مروجہ فوجداری ضوابط کے تحت انصاف حاصل کرنا دشوار ہوتا ہے ۔ اور مقدمات کئی مراحل پر ناکام ہو جاتے ہیں اس لئے ہم صوبہ کے مختلف علاقوں میں ایسے ذریعہ انصاف کی ضرورت سے دستبردار نہیں ہو سکتے جو آسان اور موثر ہو ۔ چنانچہ حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایف سی آر کو منسوخ کر کے اس کی جگہ "ویسٹ پاکستان کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ ۱۹۶۳ء" ایوان کے سامنے لایا جائے ۔ اس کا اطلاق صوبہ بھر میں ہوگا ۔ اس کے نفاذ کی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا ۔ لیکن یہ قانون موثر بماضی نہیں ہوگا ۔ اور اس وقت ایف سی آر کے تحت جو مقدمات جرگوں میں زیر سماعت ہیں وہ بدستور چلتے رہیں گے ۔ آپ نے اس ضمن میں صراحت کی کہ قبائلی علاقے قوانین کے اثر و نفوذ کے معاملہ میں صوبائی حکومت کے دائرہ اختیار میں نہیں ہیں اس لئے ترمیمی قانون سے قبائلی علاقوں کے باشندے استفادہ نہیں کر سکیں گے ۔

قائد ایوان نے کہا کہ ترمیمی قانون کے تحت چند سنگین و بہیمانہ جرائم کی سماعت کا اختیار جرگوں کو حاصل ہوگا ۔ ان جرگوں کی تشکیل کا اختیار اس قانون کے تحت کمشنروں کو دیا گیا ہے ۔ آپ نے کہا کہ ترمیمی قانون میں احتیاط کو ملحوظ رکھا گیا ہے ۔ کہ کسی قابل سماعت جرم کے تحت مقدمہ چلانے کی اجازت ڈپٹی کمشنر یا سپرنٹنڈنٹ پولیس کی بجائے کمشنر سے حاصل کی جائے ۔ کمشنر اس امر کے مجاز ہوں گے کہ اگر کسی فریق مقدمہ جرگہ کے جانبداری کی شکایت کرنا چاہے تو وہ اس ضمن میں متعلقہ فریق کی درخواست کی سماعت کر سکیں اور اس پر فیصلہ صادر کرتے ہوئے وہ مقدمہ کسی اور جرگہ کے سپرد کر دیں ۔ کمشنر کے فیصلہ کی اپیل کسی اور عدالت میں نہیں ہو سکے گی ۔

جزیرہ بالی میں آتش فشاں پہاڑ پھٹنے سے

اڑھائی سو افراد ہلاک

جکارتہ ۔ ۲۱ مارچ ۔ انڈونیشیا کے جزیرہ بالی میں کل ایک آتش فشاں پہاڑ گونونگ اگونگ پھٹنے سے ڈھائی سو افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے ۔ پہاڑ سے ابھی تک لاوا اور راکھ آمیز دھواں نکل رہا ہے جس کے پیش نظر مزید جھٹکوں کا خطرہ ہے ۔ یہ آتش فشاں پہلی دفعہ امسال ۱۷ فروری کو پھٹا تھا اس سے ایک سو افراد ہلاک اور کئی سو زخمی ہو گئے تھے ۔ دوسرا دھماکہ گزشتہ اتوار ۱۷ مارچ کو ہوا جس کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے ۔ آتش فشاں راکھ بالی کے علاوہ جاوا اور دوسرے قریبی جزائر میں بھی پڑ رہی ہے ۔ متاثرہ علاقہ کو آبادی سے خالی کرایا جا رہا ہے ۔

چینی علاقے پر بھارتی دعوے

کراچی ۔ ۲۱ مارچ ۔ بھارت ایک لاکھ پچیس ہزار کیلومیٹر چینی علاقے پر اپنی ملکیت کا دعوے ظاہر کرتا ہے ۔ جو لبنان سے بارہ گنا رقبہ کے برابر ہے ۔ یہ انکشاف رات چینی سفارت خانے میں دکھائی گئی اس فلم میں کیا گیا ہے ۔ جو چین و بھارت تنازعہ کے پس منظر کے بارے میں تھی ۔ اس موقعہ پر سفارت خانہ کے سیکنڈ سیکرٹری مسٹر چو پو جوئی نے ایک دعوت استقبالیہ دی ۔ اس فلم میں بتایا گیا کہ عوامی چین شروع سے ہی بھارت کے ساتھ اس تنازعہ کو پُرامن طریقے سے حل کرنے کا خواہشمند رہا ہے اور اسی جذبہ کے تحت اس نے برما اور نیپال کے ساتھ اپنے سرحدی مسئلے طے کئے ۔ دستاویزی فلم میں بھارت کے ساتھ تنازعہ کے سلسلہ میں چینی موقف کی تائید میں متعدد نقشے بھی دکھائے گئے ۔

درخواست دعا

خاکسار کے داماد عزیزم شیخ قدرت اللہ صاحب ریلوے برانچ انسپکٹر لاہور (پسر خان صاحب شیخ نعمت اللہ خان صاحب مرحوم) بواسیر کی بیماری میں مبتلا ہیں اور ان کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہو چکا ہے ۔ ان کی بیماری بہت لمبی ہو گئی ہے ۔ اور ان کو بہت تکلیف ہے ۔ جملہ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیزم شیخ صاحب کی صحت اور کامل شفایابی کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرما کر ممنون فرمائیں ۔

خاکسار محمد شریف ریٹائرڈ ای اے سی از دار الصدر غربی ربوہ

نوٹ :۔ مکرم شیخ صاحب نے دو مستحق اشخاص کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کر دیا ہے ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفضل)

مسئلہ کشمیر کا تصفیہ ہو گیا تو پاکستان اور بھارت کی طاقت میں غیر معمولی اضافہ ہو جائیگا

امریکہ کو دونوں ملکوں کی فوجی و اقتصادی امداد جاری رکھنی چاہیئے

نیو یارک ۔ ۲۱ مارچ ۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ برائے امور مشرق بعید ڈبلیو ایورل ہیریمن نے کہا ہے کہ اگر پاکستان اور بھارت نے کشمیر کے سوال پر اپنے اختلافات کا تصفیہ کر لیا تو وہ بے اندازہ طاقت حاصل کر سکیں گے ۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کو دونوں ملکوں کی خود اعتمادی برقرار رکھنے میں مدد دینے کی خاطر ان کی فوجی اور اقتصادی امداد جاری رکھنی چاہیئے ۔ مسٹر ایورل ہیریمن گزشتہ روز یہاں کسانوں کی قومی انجمن سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے ایک حالیہ رائے شماری کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ ۵۸ فیصد امریکی عوام خارجہ امداد کے تصور کی حمایت کرتے ہیں اور خود ہماری معیشت کی ترقی و توسیع کا تقاضا ہے کہ دوسرے ممالک اقتصادی ترقی حاصل کریں ۔ مسٹر ہیریمن نے روس اور چین کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ماسکو اور پیکنگ کے رہنماؤں میں شدید نظریاتی اختلافات ہیں ہے بہر طور ہماری اپنی سلامتی اور اہم قومی مفادات کا تقاضا ہے کہ اشتراکی خطرے کے خلاف آزادی کی قوتوں کو مضبوط کیا جائے ۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ نے توقع ظاہر کی کہ جس طرح ہم یورپ میں سٹالن کی پیشقدمی کو روکنے میں کامیاب ہو گئے تھے اسی طرح موجودہ کمیونسٹ لیڈروں کے عزائم کو بھی ناکام بنانے کے لئے عوام کو تیار کر سکیں گے ۔

جنوبی ایران میں فوج اور قبائلیوں میں تصادم

تہران ۲۱ مارچ ۔ ایران کے وزیر مملکت جہانگیر نے کہا ہے کہ جنوبی ایران میں حکومت اور قبائلیوں کے درمیان تصادم میں فوج کے دس اور قبائلیوں کے ۲۴ افراد ہلاک ہوئے ہلاک شدگان میں فوج کا ایک میجر اور نو وارنٹ افسر شامل ہیں کئی فوجی جن میں ایک لفٹننٹ بھی ہے شدید زخمی ہوئے ایک قبائلی بھی سخت مجروح ہوا ۔ تصادم کی وجہ یہ تھی کہ قبائلی اصلاحات کی مخالفت کر رہے ہیں ۔ قبائلی سرداروں سے فوج نے ۷۹ دیہات چھین لئے ہیں ۔ ان دیہات کی اراضی زرعی اصلاحات کی زد میں آئی ہوئی تھیں یہ اراضی کاشتکاروں میں تقسیم کر دی گئی تھیں لیکن زمینداروں کو ان کا معاوضہ نہیں دیا گیا ۔

سید بابر علی سویڈن کے آنریری قونصل

لاہور ۲۱ ۔ مارچ ۔ حکومت سویڈن نے ممتاز صنعتکار اور پیکیجز لمیٹڈ کے منیجنگ ڈائرکٹر جناب سید بابر علی کو لاہور میں اپنا آنریری قونصل مقرر کیا ہے پیکجز لمیٹڈ کو پاکستان اور سویڈن نے مشترکہ طور پر ۱۹۵۷ء میں لاہور میں قائم کیا تھا اور یہ ایشیا پیکجنگ کے چند بڑے اور جدید کارخانوں میں سے ایک ہے ۔ پاکستان اور سویڈن کے درمیان بڑے خوشگوار تعلقات قائم ہیں اور سویڈن پاکستان میں لوگوں کو فنی اور پیشہ وارانہ تربیت دینے میں بہت دلچسپی لیتا رہا ہے ۔ اس سلسلہ میں کراچی میں سویڈش پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی پہلے ہی سے قائم ہے اور مزید کچھ منصوبے زیر غور ہیں ۔

لیبیا کے نئے وزیر اعظم

طرابلس ۔ ۲۱ مارچ لیبیا کے شاہ محمد ادریس نے ڈاکٹر محی الدین فکینی کو وزیر اعظم اور وزیر خارجہ مقرر کیا ہے ۔

صدر ایوب نے لاہور کا دورہ منسوخ کر دیا

راولپنڈی ۔ ۲۱ مارچ ۔ صدر ایوب نے ۲۲ مارچ کو لاہور آنے کا پروگرام منسوخ کر دیا ہے کیونکہ وہ کچھ علیل ہیں تاہم ۲۳ مارچ کو ایوان صدر راولپنڈی میں یوم پاکستان میں تمغے تقسیم کرنے کی تقریب پروگرام کے مطابق منعقد ہوگی ۔

قومی اسمبلی کا ضمنی انتخاب

بیگم حمیدہ محمد علی بلا مقابلہ منتخب ہو جائیں گی

بوگرہ ۲۱ مارچ کنونشن مسلم لیگ اسمبلی پارٹی نے قومی اسمبلی کی خالی نشست کے لئے جناب محمد علی مرحوم کی پہلی بیوہ بیگم حمیدہ کو امیدوار نامزد کیا ہے ۔ قومی اسمبلی کی یہ نشست جناب محمد علی مرحوم کی وفات سے خالی ہوئی ہے ۔ خیال ہے کہ بیگم حمیدہ محمد علی بلا مقابلہ منتخب ہو جائیں گی ۔

بن بالا کے نام صدر ناصر کا خاص پیغام

قاہرہ ۲۱ مارچ ۔ متحدہ عرب جمہوریہ کی صدارتی کونسل کے جنرل سیکرٹری مسٹر عبد المغیث فرید صدر ناصر کے خصوصی نمائندہ کی حیثیت سے کل بذریعہ طیارہ الجیریا روانہ ہو گئے ہیں ۔ وہ اپنے ساتھ صدر ناصر کا الجیریا کے وزیر اعظم احمد بن باللہ کے نام ایک پیغام لے گئے ہیں علاوہ ازیں وہ اپنے ساتھ گزشتہ چند دنوں کی عرب سیاست پر گفتگو سے متعلق کاغذات بھی لے گئے ہیں یہ بات یہاں کے معتبر اخبار "الاہرام" سے معلوم ہوئی ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷